66155-مؤذن نے وقت سے سات منٹ قبل اذان کہہ دی تو لوگوں نے روزہ افطار کرلیا

سوال

محلہ کی مسجد کے مؤذن کی اذان سن کر ہم نے روزہ افطار کرلیا، اور سات منٹ گزرنے کے بعد ہم نے ایک دوسری مسجد کے مؤذن کی اذان سنی؛ جب ہم نے محلے کے مؤذن سے دریافت کیا تو اس نے ہمیں بتایا کہ اس سے غلطی ہوگئی کہ اذان کا وقت ہوگیا ہے، اب اس محلہ کے لوگوں پر کیا لازم آتا ہے ؟

پسندیدہ جواب

جس نے غروب شمس کا گمان کرتے ہوئے روزہ افطار کرلیا، اور پھر اسے علم ہوا کہ ابھی سورج غروب نہیں ہوا تو جمہور علماء کرام کے ہاں اس پر قضاء ہے.

ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالی "المغنی" میں لکھتے ہیں :

"فقہاء وغیرہ میں سے اکثر اہل علم کا قول یہی ہے" انتہی

دیکھیں : المغنی لابن قدامہ المقدسی (389/4).

مستقل فتوی کمیٹی سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا :

ایک شخص نے اپنی بچیوں کے کہنے پر روزہ افطار کرلیا اور جب نماز کے لیے نکلا تو مؤذن مغرب کی اذان دے رہا تھا؟

کمیٹی کا جواب تھا :

"جب آپ نے افطاری واقعتا غروب آفتاب کے بعد کی ہے تو آپ پر کوئی قضاء نہیں، اور اگر آپ نے یہ تحقیق کی یا آپ کے ظن پر غالب ہوگیا، یا آپ کو شک ہے کہ آپ نے غروب شمس سے قبل افطاری کرلی تو آپ اور جس نے بھی آپ کے ساتھ افطاری کی اس پر قضاء ہے؛ کیونکہ اصل یہ ہے کہ دن باقی تھا، اور اس اصل سے بغیر کسی شرعی ناقل یعنی غروب شمس کے تبدیل نہیں ہوسکتا" انتہی

دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (288/10).

اور شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا :

بعض لوگوں نے افطاری کرلی اور بعد میں انہیں علم ہوا کہ ابھی تو سورج غروب نہیں ہوا تو اس کا حکم کیا ہے ؟

شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا :

"جس سے ایسا ہوجائے اسے غروب آفتاب تک کھانے پینے وغیرہ سے رک جانا چاہیے، اور جمہور اہل علم کے ہاں اس پر قضاء ہے، اور اگر اس نے اجتھاد اور غروب شمس کے متعلق پوری کوشش کے بعد افطاری کی ہو تو اس پر کوئی حرج نہیں، جس طرح کہ اگر وہ تیس شعبان کو صبح اٹھے اور دن میں اسے علم ہوا کہ آج تو رمضان کی یکم ہے، تو اسے باقی دن کچھ نہیں کھانا

پینا چاہیے، اور جمہور کے ہاں وہ اس دن کی قضاء کرے گا، اور اس پر کوئی گناہ نہیں، کیونکہ جب اس نے کھایا پیا تھا تو اسے رمضان کا علم نہیں تھا، لہذا جہالت نے اس سے گناہ کو ساقط کر دیا ہے، لیکن قضاء ساقط نہیں ہوگی، اسے اس دن کی قضاء میں روزہ رکھنا ہوگا" انتہی

دیکھیں: مجموع فتاوی ابن باز (288/15).

اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ روزہ صحیح ہے، اور اس پر قضاء لازم نہیں مجاہد اور حسن رحمہم اللہ سے یہی مروی ہے، اور اسحاق اور امام احمد رحمہ اللہ تعالی سے ایک روایت بھی یہی ہے، اور مزنی اور ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالی کا بھی یہی قول ہے اور شیخ الاسلام رحمہ نے بھی اسے ہی اختیار کیا ہے، اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی نے بھی اسے ہی راجح قرار دیا ہے.

دیکھیں: فتح الباری (200/4) مجموع الفتاوی لشیخ الاسلام ابن تیمیہ (231/25) الشرح الممتع (402/6-408).

اور انہوں نے بخاری شریف کی مندرجہ ذیل روایت سے استدلال کیا ہے:

ہشام بن عروہ فاطمہ سے اور وہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالی عنہما سے بیان کرتے ہیں کہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالی عنہما نے کہا: ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں ابر آلود موسم میں روزہ افطار کر لیا تو بعد میں سورج نکل آیا.

ہشام رحمہ اللہ تعالی سے کہا گیا: تو کیا انہیں قضاء کرنے کا حکم دیا گیا؟

تو وہ کہنے لگے: قضاء ضروری ہے، اور معمر رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں مین نے ہشام کو یہ کہتے ہوئے سنا: مجھے نہیں علم کہ انہوں نے قضاء کی یا نہیں.

اور ہشام کا یہ کہنا کہ: قضاء ضروری ہے، انہوں نے اپنی سمجھ کے مطابق یہ کہا ہے، انہوں نے یہ نہیں کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں قضاء کرنے کا حکم دیا ہے.

اور اسی لیے حافظ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

"اور اسماء رضی اللہ تعالی عنہا کی حدیث میں نہ تو قضاء کا ثبوت ہے اور نہ ہی اس کی نفی پائی جاتی ہے" انتہی

اور شیخ ابن عثمین رحمہ اللہ "الشرح الممتع" میں کہتے ہیں:

"انہوں نے دن میں اس بنا پر افطاری کر لی کہ سورج غروب ہو چکا ہے وہ سورج غروب ہونے سے جاہل تھے، نہ کہ شرعی حکم سے، لیکن ان کا یہ گمان نہیں تھا کہ ابھی دن ہے، اور نہ ہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں قضاء کرنے کا حکم دیا، اور اگر قضاء واجب ہوتی تو یہ اللہ کی شریعت سے ہوتی اور پھر یہ محفوظ بھی ہوتی، لہذا جب یہ محفوظ نہیں اور نہ ہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے، تو اصل بری الذمہ ہے، اور قضاء نہیں ہے" انتہی

دیکھیں: الشرح الممتع (402/6).

اور شیخ الاسلام رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

"یہ قضاء واجب نہ ہونے کی دلیل ہے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اگر انہیں قضاء کا حکم دیتے تو یہ بھی عام ہوتا جیسا کہ ان کا افطاری کرنا نقل ہوا ہے، اور جب یہ منقول نہیں تو یہ اس کی دلیل ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس کا حکم نہیں دیا.

اور اگر یہ کہا جائے کہ : بلکہ ہشام بن عروہ رحمہ اللہ تعالی کو کہا بھی گیا انہیں قضاء کا حکم دیا گیا تھا ؟

تو ان کا کہنا ہے : قضاء ضروری ہے ، یہ ہشام نے اپنی رائے سے کہا ہے ، اور حدیث میں یہ مروی نہیں .

اور یہ اس کی بھی دلیل ہے کہ ان کے پاس اس کا علم نہیں تھا ، معمر رحمہ اللہ نے ان سے روایت کیا ہے کہ میں نے ہشام کو یہ کہتے ہوئے سنا : مجھے علم نہیں کہ انہوں نے قضاء کی یا نہیں ؟

امام بخاری رحمہ اللہ تعالی نے ان سے یہ بیان کیا ہے ، اور ہشام رحمہ اللہ نے اپنے والد عروہ سے بیان کیا ہے کہ انہیں قضاء کا حکم نہیں دیا گیا تھا ، اور عروہ کو اپنے بیٹے سے زیادہ علم ہے " انتہی اختصار اور کمی و بیشی کے ساتھ

دیکھیں : مجموع الفتاوی (231/25) .

اور اگر آپ احتیاط کرتے ہوئے اس کے بدلے ایک دن کی قضاء میں روزہ رکھ لیں تو یہ بہتر ہے ، اور الحمد للہ ایک دن کی قضاء کرنا آسان ہے ، اور جو کچھ ہوا اس سے آپ پر کوئی گناہ نہیں .

واللہ اعلم .